عصر حاضر میں قرض بیچنے کی اقسام اور اس کی شرعی حیثیت

Debt Trading in Contemporary Business World and its Islamic Legal Status

امتیاز احمد کھوسو*

Abstract

In this article, the definition of current loans and its kinds, debt issued by the banks and financial institutions in the light of Qur'ān and Sunnah, Ijmāʿ-e-Ummah and Islamic jurists and legal scholars has been extensively studied and analyzed to reach their Islamic legal status. This will help understand transactions of these financial matters.

Keywords: Hundee, Cheque, Promissory Note, Jamkia, Current Account, Saving Account.

عصر حاضر میں قرض بیچنے کی اقسام اور ان کی شرعی و فقہی حیثیت

1۔ہنڈی

یری جمهور الفقهاء من الحنفية والمالكية والشافعية ورواية عن أحمد أن السفتجة لا يجوز العمل بها؛ لكونها قرضا جر نفعا فهي عندهم من باب القرض الذى جر نفعا فكأنه أقرض المال واستفاد أمن خطر الطريق فلا يجوز.[1]

ترجمہ:جمہور فقہاء کے ہاں یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ قرض سے نفعہ حاصل کرنے کے معنی میں ہے، گویا کہ یہ اس شخص کے مانند ہو گیا کہ جس نے قرض کا مال لیا اور راستے کے خطرات سے محفوظ ہو گیا گویا کہ اس نے قرضہ سے نفعہ حاصل کی جو کہ جائز نہیں ہے۔

حنابلہ: نری أن الراجح من ذلک هو جواز هذا العمل لأنه من باب الحوالة وليس من باب القرض..الخ. وقد أجاز ذلک مجلس "المجمع الفقهى التابع لرابطة العالم الإسلامى فى قرارة المتخذ فى دورته الحادية عشرة برئاسة سماحة الشيخ عبد العزيز بن باز–رحمه الله[2].

ترجمہ: تمام فقہاء کے ہاں یہ عمل قرض سے فائدہ حاصل کرنے کے ماتحت آنے کی وجہ جائز نہیں ہے۔یہی مالکیہ، حنفیہ اور شافعیہ کا مسلک ہے، لیکن حنابلہ کے ہاں یہ عمل حوالہ کے ماتحت آنے کی وجہ سے ہے اور آجکل یہی قول راجح ہے اور اسی قول کو مجمع فقہ الاسلامی جدہ کے قرارداد میں منظور کر کے تمام بینکوں کو اس پر عمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

خصم حصم الكمبيالة ذكر الحنفية أن بيع الأراق الكمبيالة المعارف فى زماننا إلى غير الغريم (المدين) أو لمن عليه أموال أميرية بأنقص من الحق غير صحيح[3].

---

*ریسرچ اسکالر، شعبہ اصول الدین، جامعہ کراچی

ترجمہ: حنفیہ نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں مشہور ہنڈی سسٹم کے ذریعے غیر مدیون کو یا جس پر سرکاری قرضے ہوتے ہیں انکو انکے حقوق سے گھٹا کر دیا جاتا ہے جو کہ ناجائز ہے۔ اسکا حاصل یہ ہوا کہ بیچنے والا کچھ مدت کے بعد حاصل ہونے والی رقم کو کسی تیسرے کے ہاتھ کم قیمت پر نقد فروخت کر دیتا ہے۔

عموماً تمام بینک ہنڈی کی ڈسکاؤنٹ کرتے ہیں اور بینک والے اسکو شارٹ ٹرم قرضہ جات میں شمار کرتے ہیں، اس بل کی ادائیگی کی مدت اندازۃً تین ماہ سے چھ ماہ کا عرصہ ہوتا ہے۔ اور لین کا یہ طریقہ بھی "بیع الدین لغیر من علیہ الدین" کے ماتحت آکر ناجائز ہو جاتا ہے. اگر ہنڈی کی بیع ایک ملک کی کرنسی میں کیا جائے تو یہ جائز نہیں، کیونکہ یہ بیع قبل القبض کے حکم ماتحت آکر ناجائز ہو جائیگا، لیکن قرضہ کی صورت میں اگر قانونی کوئی بندش نہیں ہے تو پھر اسکے جائز ہونے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

2۔ چیک

مفتی محمد تقی عثمانی چیک کی تعریف میں لکھتے ہیں:

وقد يقع تسليم النقود عن طريق الشيكات(Cheques).والشيكات جمع شيک وهو ورق يصدره من له حساب فی بنک فيريد أن يسحب به مبلغا من رصيده عند البنک إما ليأخذ ذلک المبلغ بنفسه، أو ليأخذ منه شخص آخر مكتوب عليه اسمه، أو ليأخذه من ذلک الحساب من يعرضه على البنک بدون تسميته. وفی هذه الحالة الأخيرة يسمى الشيک . "الشيک لحامله"(Bearer of Cheque)[۴].

ترجمہ: یہ اس ورق کے ٹکڑے کا نام ہے کہ جسکو وہی شخص جاری کر سکتا ہے جس کا بینک میں اکاؤنٹ ہوتا ہے اور وہ اس دستاویز کو جاری کر کے گویا کہ بینک کو حکم کرتا ہے کہ اسکے ہولڈر کو متعینہ، درج شدہ رقم ادا کر دی جائے۔ اسمیں جو چیک قبول کرتا ہے اسکو عربی میں مصرف کہا جاتا ہے اردو میں "بینک" کہا جاتا ہے۔ اور جسکو چیک کاٹ کر جاری کیا جاتا ہے اسکو (Payee) کہا جاتا ہے۔ (Cheque Issuer) چیک ایشوور چیک جاری کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔ بعض مرتبہ چیک جاری کرنے والا کبھی کبھار اس چیک پر اس شخص کا نام لکھ دیتا ہے کہ جسکو جاری کرتا ہے اور بعض مرتبہ بغیر نام کے جاری کر دیتا ہے جسکو بیئرر چیک کہا جاتا ہے۔

علامہ الدبیان چیک کی تعریف میں لکھتے ہیں،

عرف الشيک بأنه ورقة تجارية تتضمن أمرا صادرا من شخص يسمى الساحب إلى أحد البنوک بأن يدفع لإذن شخص ثالث، وهو المستفيد مبلغا معينا من النقود بمجرد الاطلاع[۵].

ترجمہ: چیک جاری کرنے والا کسی کے نام چیک جاری کر کے بینک کو حکم کرتا ہے کہ حامل ہذا کو میری طرف سے متعینہ درج شدہ رقم کی ادائیگی کی جائے۔

چیک کی اقسام

حامل چیک: اگر کسی متعین آدمی کا نام درج نہ کیا جائے اور نہ ہی "Bearer" کے لفظ کو ہٹایا جائے تو ایسا چیک "حامل چیک" کہلاتا ہے اس چیک پر بینک کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی ہے کہ اسکے حال کی جانچ پڑتال کرے۔

ہدایتی چیک: یہ چیک جس آدمی کو بھی جاری کیا جاتا ہے، تو بینک کی ذمہ داری ہے کہ پوری تحقیق کے بعد حامل ہذا کو رقم کی ادائیگی کی جائے۔

خط کشیدہ چیک: حامل ہذا کو سب سے پہلے یہ چیک اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرانے کے بعد ہی رقم لینے کی اجازت ہوگی، کیونکہ یہ اسی کے نام پر جاری کیا گیا ہے اس میں حفاظت کا بڑا راز پوشیدہ ہے۔

پس تاریخی چیک: جو کہ مستقبل کی کسی تاریخ کیلئے جاری کیا جاتا ہے[٦]۔

چیک کے حکم کے بارے میں حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب "فقہ البیوع" میں لکھتے ہیں:

ورأى جمع من العلماء المعاصرين أنه ينبغي أن يعتبر تسلم الشيک قبضا لمبلغه. أما احتمال فشل الشيک فلا ينبغي أن يلتفت إليه، لأن القانون يفرض عقوبات شديدة على من أصدر شيكا بدون رصيد. ومثل هذا الاحتمال قائم فی تسليم النقود فعلا وهو كون النقود مزيفة ولكن هذا الاحتمال لا يمنع تمام القبض، فكذلک احتمال فشل الشيک.وذكر بعض المعاصرين فی التدليل على كون قبض الشيک قبضا حكميا أن الفقهاء جعلوا الحوالة بمنزلة القبض[٧].

خلاصہ: موجودہ دور کے علماء کرام نے چیک پر قبضہ اصل رقم پر قبضہ تصور کیا ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ چیک بینک کی طرف سے جاری شدہ ہو، سرٹیفائیڈ ہو یا کم از کم چیک کے حکم میں ہو۔ بعض علماء نے اسکے حوالہ کو قبضہ کے قائم مقام قرار دیا ہے۔ بہر حال اس طرح کے مالی ستاویزات کو کم یا زیادہ قیمت پر بیچنا تمام علماء کے اتفاق سے کسی طرح جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ قرض پر سود حاصل کرنا ہے، حامل چیک گویا قرض لے رہا ہے اور ڈسکاؤنٹ کی رقم بطور سود ادا کر رہا ہے۔

3۔سند (پرامیسری نوٹ)

صک يتضمن تعهد محرره وهو المدين بدفع مبلغ معين من النقود فی تاريخ محدد لشخص آخر يسمى المستفيد وهو الدائن. فالسند الإذنی: ورقة تجارية تتضمن طرفين:

الأول: المحرر. والثانی: المستفيد. والعلاقة بينهما علاقة دين، المحرر فيها مدين، والمستفيد دائن. وبهذا يختلف السند الإذنی عن الكمبيالة، حيث إن الكمبيالة تتضمن طرفا ثالثا، وهو المسحوب عليه كما أن الكمبيالة تتضمن أمرا بالدفع من قبل الساحب، أما السند فيتضمن تعهدا بالدفع، ويحرر من قبل المدين[٨].

ترجمہ: یہ وہ رقعہ ہے جو کہ ایک مخصوص آدمی کیلئے مخصوص تاریخ پر مخصوص رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا جاتا ہے، اسمیں حامل سند کو قرضدار کہا جاتا ہے اور جس نے متعینہ تاریخ پر رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا ہے اسکو مدیون کہا جائیگا۔ اور شرعی طور پر اسکا حکم بھی وہی ہے جو کہ کمبیالہ کا ہے، کیونکہ دونوں میں دین کا حوالہ ہوتا ہے، لیکن بہر حال اس طرح کے مالی ستاویزات کو کم یا زیادہ قیمت پر بیچنا تمام علماء کے اتفاق سے

کسی طرح جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ قرض پر سود حاصل کرنا ہے، حامل سند گویا قرض لے رہا ہے اور ڈسکاؤنٹ کی رقم بطور سود کے ادا کر رہا ہے۔

4۔ جامکیہ

فقہ البیوع میں مفتی محمد تقی عثمانی جامکیہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قد ذکر الفقهاء المتأخرون نوعا منها تسمی"الجامکية"۔وهی عبارة عن ورقة کانت تصدر من بيت المال أو من ناظر الوقف۔الخ [9].

ترجمہ: یہ نام ہے اس تنخواہ کا جو کہ پرانے زمانے میں حکومت وقت کی طرف ملازمین کو ملا کرتی تھی۔

علامہ شامی اس کی تعریف لکھتے ہیں:

قوله الجامکية هی ما يرتب فی الأوقاف لأصحاب الوظائف۔الخ. الجامکية کالعطاء سنوی أو شهرية أن لها شبهة الأجرة وشبهة الصلة عن بيع الجامکية: وهو أن يکون لرجل جامکية فی بيت المال ويحتاج إلی دراهم معجلة قبل أن تخرج الجامکية فيقول له رجل: بعتنی جامکية التی قدرها کذا بکذا، أنقص من حقه فی الجامکية فيقول له: بعتک فهل البيع المفکور صحيح أم لا لکونه بيع الدين بنقد أجاب إذا باع الدين من غير من عليه کما ذکر لايصح قال: مولانا فی فوائده: وبيع الدين لايجوز ولو باعه من المديون [10]۔

ترجمہ: جامکیہ اس ماہانہ یا سالانہ تنخواہ کو کہا جاتا ہے کہ جو ملازمین کیلئے حکومت وقت کی طرف سے مقرر ہوتا تھا۔ اور اسکو قبل از وقت ضرورت کی بناء پر بیچا بھی جاتا تھا اور خریدار اسکو کم قیمت پر خرید لیتا تھا تو یہ صورت اس وجہ سے ناجائز تھی کہ یہاں پر قرض کی بیع غیر مدیون سے کی جا رہی ہے اور وہ بھی نقد کی صورت میں تو علامہ حصکفیؒ نے اس بیع کو درست قرار نہیں دیا ہے۔

مفتی تقی عثمانی صاحب "فقہ البیوع" میں اسکے بارے میں فرماتے ہیں:

وقد أفتی الفقهاء من الحنفية والحنابلة بأن بيع الجامکية لايجوز، لکونه بيع الدين من غير من عليه وأجازه الحطاب من المالکية.

ترجمہ: فقہاء میں سے حنفیہ اور حنابلہ نے جامکیہ کی بیع کو ناجائز قرار دیا ہے کیونکہ یہ اس شخص کو دین بیچ کر دینا ہے کہ جس پر دین نہیں ہے، لیکن مالکیہ میں سے امام حطاب نے اس بیع کو جائز کہا ہے۔ اور شافعیہ کے ہاں مختلف اقوال ہیں۔

5۔ دیگر دیون کی بیوعات

مفتی تقی عثمانی "تکملہ فتح الملہم" میں لکھتے ہیں:

الحقوق التی تثبت لصاحبها بعقود يعقدها هو أو غيره مثل رجل باع شيأ فثبت له حق استيفاء الثمن أو أقرض أحدا فثبت له حق استيفاء الدين أو أعلنت الحکومة له بجائزة فثبت له حق استيفائها فبيع مثل هذه الحقوق ليس بيعا للحقوق فی الحقيقة، وإنما هو بيع لمال يتعلق به ذلک الحق وإنه لا يجوز عند الحنفية لکونه بيع ما ليس عند الإنسان ويدخل فی هذا القسم بيع العطايا والأرزاق والبرآت وبيع حظوظ الأئمة وبيع الجامکية [12].

ترجمہ: تمام وہ حقوق جو کسی بھی انسان کے واسطے کسی لین دین کے ذریعے وجود میں آئیں مثال کے طور پر کسی آدمی نے کوئی چیز فروخت کی تو اب اس صورت میں اسے اپنی اس چیز کے بدلے قیمت لینے کا پورا پورا حق حاصل ہے یا کسی نے کسی کو قرضہ دیا تو اب اس کیلئے اپنے اس

دیئے ہوئے قرضے کے واپس لینے کا پوراحق حاصل ہے یا کسی کیلئے حکومت وقت نے انعام دینے کا اعلان کیا تو اب اسے یہ انعام حاصل کرنے کا حق ہے تو ان جیسے تمام حقوق کو بیچنا حقیقۃ حقوق بیچنا نہیں، بلکہ انکے بیک پر جو رقم ہے اسکو بیچنا مقصود ہے حنفیہ کے ہاں اس رقم کو بیچنا درست نہیں ہے، کیونکہ یہ "بیع الدین من غیر من علیہ الدین" یا "بیع مالیس عند الانسان" کی لین دین ہے۔ اور اسی میں تحائف، اجرتیں، برآت اور علماء کرام کے وظائف اور جاگیہ کی لین دین بھی ہے۔

بینک میں موجود اکاؤنٹس کی صورتیں اور ان کی شرعی و فقہی حیثیت

1۔ کرنٹ اکاؤنٹ(Current Account)

کمپنیاں یا ادارے بینک میں رقم جمع کریں، بینک کو تصرف کا حق ہو، کسی بھی وقت اس کے مطالبہ کا حق ہو، بینک سے نفع کے طلب گار نہ ہوں، وہ نہ نفع میں شریک ہوں گے اور نہ نقصان میں[۱۳]۔

2۔ سیونگ اکاؤنٹ(Saving Account)

کھاتہ دار بینک میں رقم بچت کے لئے جمع کرے نہ کہ نفع کے لئے، اگر بینک اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہو، تو یہ "ودیعت بالضمان" ہے یعنی جمع شدہ رقم کی حیثیت امانت کی ہے، بینک اس کی ادائیگی کا ضامن ہو گا اور وہ امانت کی حفاظت کی اجرت لے گا، عربی میں اس کو "حسابات الوفیر" کہتے ہیں[۱۴]۔

۳۔ فلکسڈ ڈپازٹ اکاؤنٹ(Fixed Deposit Account)

بینک میں طے شدہ مدت کے لئے زیادہ نفع حاصل کرنے کی غرض سے رقم جمع کی جائے[۱۵]۔

اکاؤنٹس کی فقہی حیثیت

- کرنٹ اکاؤنٹ: قرض حسنہ اور عند الطلب قابل ادائیگی۔
- سیونگ اکاؤنٹ: ودیعہ بالضمان۔
- فلکسڈ ڈپازٹ اکاؤنٹ: ایک مقررہ مدت کے لئے مضاربت، شرکت یا "وکالت بالاستثمار"[۱۶]۔

حصص کا بازار

بازار حصص (Stock Exchange) کو فرانسیسی زبان میں "Bourse" البورصۃ کہتے ہیں، جس سے مراد ایسی جگہ ہے، جہاں بینکار اور کرنسی کے دلال شیئرز، بانڈز اور حصص تاسیس کے تجارتی معاملات طے کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اس بازار میں نرخ کا تعین طلب و رسد کے اصول کے مطابق ہوتا ہے۔ جن مالی دستاویزات کی اس بازار میں خرید و فروخت ہوتی ہے، انہیں درج ذیل دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (1) ایسی دستاویزات جو سرکاری تمسکات کی صورت میں ہوتی ہیں۔ (2) ایسی دستاویز جو شیئرز اور حقوق ملکیت کی صورت میں ہوتی ہیں۔[۱۷]

Islamic Research Index

سرکاری تمسکات : ان سے مراد ایسی دستاویزت ہیں ، جن کی بنیاد حکومت مالی قرض لیتی ہے اور اس پر متعین شرح سے سود ادا کرتی ہے۔ایسی دستاویزات کو **سندات مذھبۃ** بھی کہتے ہیں۔ یہ طویل المیعاد بھی ہوتی ہیں، جن میں قرض کی ادائیگی پندرہ سال کے بعد ہوتی ہے ۔درمیانی مدت کے بھی ہوتی ہیں، جن میں قرض کی ادائیگی پانچ سال کے اندر اندر ہو جاتی ہے۔ بعض سرکاری تمسکات کسی خاص اقتصادی منصوبے کے لئے سالانہ سود کی بنیاد پر قرض حاصل کرنے کے لئے جاری کی جاتی ہیں۔ ایسا قرض متعینہ مدت کے اندر ادا کر دیا جاتا ہے۔[18]

حصص: حصص کمپنیاں جاری کرتی ہیں۔ حصص کے مالکان کو حاملین حصص (Share Holders) کہتے ہیں۔ حاملین حصص کو اپنے حصص کی نسبت سے کمپنی کی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کا حق حاصل ہوتا ہے۔جب کمپنی کو منافع حاصل ہوتا ہے تو اس کا کچھ حصہ حاملین حصص کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا ہے، جسے قابل تقسیم منافع(Dividend Profit) کہتے ہیں، جبکہ بقیہ منافع کمپنی کی ترقی اور اسکے دائرہ عمل کو وسیع کرنے کے لئے دوبارہ کمپنی لگا دیا جاتا ہے۔[19]

بازار حصص میں مختلف قسم کے سامان تجارت کی خرید و فروخت بھی ہوتی ہے۔ یہ سامان تجارت کبھی تو فروخت کنندہ کی تحویل میں ہوتا ہے اور کبھی اس کی ملکیت میں نہیں ہوتا اور کبھی اس کی ملکیت میں تو ہوتا ہے ، لیکن اس کے قبضہ میں نہیں ہوتا اور بعض اوقات عقد کے وقت اس کا وجود ہی نہیں ہوتا۔ بازار حصص میں تجارتی سرگرمیاں کیسے طے پاتی ہیں؟ اس بازار میں خرید و فروخت سے متعلق معاملات دو طرح سے طے پاتے ہیں۔[20]

نقد معاملات: یہ خرید و فروخت کا عام طریقہ ہے ، جس میں خریدار طے شدہ ثمن ادا کر کے سامان یا بانڈ کا فوراً مالک بن جاتا ہے اور فروخت کنندہ ثمن پر قبضہ کرنے کے فوراً بعد سامان یا بانڈ خریدار کے حوالے کر دیتا ہے۔[21]

ادھار معاملات: یعنی عملیات البیع عینۃ ان سے مراد طے شدہ نرخ کے مطابق سامان اور بانڈز کی خرید و فروخت کے ایسے معاہدات ہیں جن میں حوالگی اور ادائیگی دونوں مستقبل کی کسی تاریخ تک موٴخر ہوتی ہیں (یہ مدت تین ماہ، چھ ماہ اور سال کی بھی ہو سکتی ہے)۔[22]

بازار حصص میں ادھار خرید و فروخت کے بعض ایسے مشروط معاملات بھی ہوتے ہیں، جن میں فریقین میں سے کسی ایک یا دونوں کو متعین معاوضہ ادا کر کے اپنے آپ کو عقد سے مستثنی قرار دینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔[23]

بازار حصص کے مثبت پہلو

(۱) یہ ایسا ہمہ وقتی بازار فراہم کرتا ہے، جس کے ذریعے فروخت کنندگان اور خریداروں کا رابطہ آسان ہو جاتا ہے ، نیز اس میں حصص ، بانڈز اور سامان سے متعلق نقد او ادھار معاملات طے پاتے ہیں۔

(۲) یہ بازار حصص اور سرکاری تمسکات فروختگی کے لئے پیش کر کے صنعتی تجارتی اور حکومتی اداروں کے لئے سرمایہ کی فراہمی(Finance) کا کام آسان بناتا ہے۔

(۳) یہ بازار حصص اور بانڈز دوسروں کے ہاتھ فروخت کرنے اور ان کی قیمت سے نفع اٹھانے کی سہولت فراہم کرتا ہے، کیونکہ انہیں جاری

کرنے والی کمپنیاں ان کے حاملین کو ان کی درست نہیں بتاتیں۔

(۴) یہ بازار طلب ورسد کے اصول کی بنیاد پر حصص، بانڈز اور دیگر سامان کے نرخ اور ان کے لین دین میں اتار چڑھاؤ سے آگاہی فراہم کرتا ہے [۲۴]۔

بازار حصص کے منفی اور نقصان دہ پہلو

(۱) اس بازار میں ہونے والے اکثر ادھار معاملات پر خرید وفروخت کی حقیقی تعریف صادق نہیں آتی، کیونکہ ان میں فریقین کی طرف سے عوضین پر قبضہ نہیں پایا جاتا، حالانکہ شریعت کی رو دونوں عوضوں یا کسی ایک عوض پر مجلس عقد میں قبضہ کرنا شرط ہے۔

(۲) بازار حصص میں عام طور پر فروخت کنندہ غیر مملوکہ کرنسی، حصص، بانڈز اور سامان اس امید فروخت کر دیتا ہے کہ وہ بعد میں انہیں بازار سے خرید کر مقررہ وقت خریدار کے حوالے کر دے گا، اسی طرح وہ عقد کے وقت ثمن پر قبضہ نہیں کرتا ہے، جیسا کہ یہ بیع شرط ہے۔

(۳) اس بازار میں عام طور پر خریدار خرید کردہ چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے ہی اسے دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے اور دوسرا شخص قبضہ سے پہلے اسے تیسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے۔ قبضہ سے پہلے ایک ہی چیز کی خرید وفروخت کا یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے اور اس آخری خریدار پر جاکر ختم ہو جاتا ہے، جو سب سے پہلے فروخت کنندہ سے مبیع وصول کرنے یا پھر عقد کی تنفیذ یعنی تصفیہ کے دن نرخ کے فرق کی بنیاد پر حساب برابر کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے، جبکہ پہلے اور آخری فروخت کنندہ اور خریدار کے علاوہ دیگر فروخت کنندگان اور خریداروں کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ مقررہ میعاد پر نفع کی صورت میں نرخوں کے فرق پر قبضہ کرلیں اور نقصان کی صورت میں اس کی ادائیگی کر دیں۔ یہ بعینہ وہی صورت حال ہے، جو جوا بازاروں میں رائج ہے۔

(۴) مال دار لوگ بازار میں موجود حصص، بانڈز اور سامان کی ذخیرہ اندوزی کر لیتے ہیں، تاکہ ان لوگوں پر من مانی کر سکیں اور انہیں مشکلات میں پھنسا سکیں، جنہوں نے غیر مملوکہ اشیاء اس امید پر فروخت کی ہوتی ہیں کہ عقد کی تکمیل کے وقت سے پہلے کم نرخ پر انہیں خرید کر مقررہ وقت پر خریدار کے حوالے کر دیں گے۔

(۵) بازار حصص کی سنگینی کا مدار اسے دیگر بازاروں کی قیمتوں پر اثر انداز ہونے کا ذریعہ بنانے پر ہے، کیونکہ اس میں قیمتوں کا تعین مکمل طور پر خرید وفروخت کے خواہش مند لوگوں کی طرف سے حقیقی طلب ورسد سے نہیں ہوتا، بلکہ قیمتیں اور بھی بہت سے عوامل سے متاثر ہوتی ہیں۔ بعض عوامل بازار پر ہولڈ رکھنے والے لوگوں کے پیدا کردہ ہوتے ہیں، جبکہ بعض عوامل سامان اور کرنسی نوٹوں کی ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کی طرف سے سامنے آتے ہیں، مثلاً جھوٹی افواہیں پھیلانا وغیرہ۔ یہاں سے شریعت کی رو سے ناجائز خطرہ (Risk) پایا جاتا ہے، کیونکہ اس کی بدولت قیمتوں میں غیر فطری تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، جو اقتصادی زندگی پر برے اثرات ڈالتی ہیں۔ [۲۵]

حوالہ جات

۱۔ عبد اللہ بن محمد الطیار وعبد اللہ بن محمد المطلق ومحمد بن ابراہیم الموسی، مدار الوطنالریاض السعودیہ، الفقہ المیسر ۱۲۲/۶

۲۔عبد اللہ بن محمد الطیار وعبد اللہ بن محمد المطلق و محمد بن إبراہیم الموسی، مدار الوطنالریاض السعودیہ، الفقہ المیسر ٦/ ۱۲۲

۳۔ الزحیلی، دکتور وہبۃ، دار الفکر دمشق، الفقہ الاسلامی وادلتہ ۵/ ۳٤۰۸

۴۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان، فقہ البیوع ۱/ ۴۴۲، ۴۴۱

۵۔ ابو عمر ودبیان بن محمد، مکتبۃ الملک فہد الوطنیۃ الریاض، الدبیان المعاملات المالیۃ اصالۃ ومعاصرۃ ۱۳/ ۵۹۳

٦۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان، فقہ البیوع ۱/ ۴۴۲ تا ۴۴۵۱

۷۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان، فقہ البیوع ۱/ ۴۴۲

۸۔ ابو عمر دبیان بن محمد الدبیان، مکتبۃ الملک فہد الوطنیۃ الریاض، المعاملات المالیۃ اصالۃ ومعاصرۃ ص:٥٨٩

۹۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان، فقہ البیوع، ج۱/ ٣٥٢۔۔۔ ٣٧٠

۱۰۔ ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (المتوفی:١٢٥٢ھ) دار الفکر بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ١٤١٢ھ ١٩٩٢م، ردالمحتار علی الدرالمختار ۴/ ٥١٧، ٤٣٤، ٤١٧

۱۱۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، فقہ البیوع، ص: ٣٥٤۔ ج: ١، ناشر ۱/ ۷: مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان

۱۲۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، داراحیاء التراث العربی بیروت، تکملہ فتح الملہم ۱/ ۳٦۲

۱۳۔ رحمانی، مولانا خالد سیف اللہ۔ کتب خانہ نعیمیہ دیوبند سہارنپور یوپی، جدید مالیاتی ادارے ص: ٢٦۔۔ ٢٧

۱۴۔ الزحیلی، وہبۃ الفقہ الاسلامی وادلتہ ٣٦٦٣، ج:٥،، ناشر:۱/ ۷ دار الفکر۔ بیروت۔ وایضا فی بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع: ص،٢١٨، ج:٥، علاء الدین، أبو بکر بن مسعود بن أحمد الکاسانی الحنفی (المتوفی: ٥٨٧ھ) الناشر:۱/ ۷ دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ: الثانیۃ، 1406ھ-1986م

۱۵۔ الزحیلی، ڈاکٹر وہبۃ، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ص: ٣٦٦٤،،، ج:٥،، ناشر:۱/ ۷ مکتبہ حقانیہ، پشاور۔ وایضا فی بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع: ص،٢١٨، ج:٥، المؤلف: علاء الدین، ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی (المتوفی: ٥٨٧ھ) الناشر:۱/ ۷ دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ: الثانیۃ، 1406ھ-1986م

۱٦۔ ابو القاسم، محمد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ، ابن جزی الکلبی الغرناطی (التوفی: ٧٤١) القوانین الفقہیۃ، ص:٢١٣، ج:١،۔۔۔۔۱/ ۷ دار الفکر۔ بیروت۔ وایضا فی الفقہ الاسلامی وادلتہ، ص: ٣٦٣٤، ج:٥،۔۔۔۔۱/ ۷ وہبۃ الزحیلیؒ، ناشر: دار الفکر۔ بیروت

۱۷۔ البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید وفروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۱۸۔ البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید وفروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۱۹۔ البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید وفروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۲۰۔ البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید وفروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۲۱۔ البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید وفروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۲۲۔ البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید وفروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۲۳۔ البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید وفروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۴، ۴۸۳

۲۴۔ البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید وفروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸٦

۲۵۔ البوطی، ڈاکٹر محمد توفیق رمضان، مترجم محمد اسلام خرید وفروخت کی مروجہ صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت ص ۴۸۷، ۴۸٦

Islamic Research Index